خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 134

Track 1

Time 59:02

زندگی اور موت کا دارومدار روح پر ہے ۔

اعوذ باللہ...

بسم اللہ...

تلاوت سورۃ البلد...لا اقسم بھذالبلد...وانت ھل بھذا البلد

بسم اللہ ...

تلاوت سورۃ الفاتحہ...الحمد اللہ رب العالمین ...

بسم اللہ...

ماکان محمد ...رسو ل اللہ...و خاتم النبیین...انا اللہ و ملائکتہ یصلون النبی...یا یھا الذین ...اللھم صلی محمد...انک حمید مجید...

معزیز محترم ،مہمانان گرامی ،گرامی قدر، عزیز دوستوں ،بہنوں، بھا ئیوں حاضر مجلس خواتین و حضرات اس مبارک اور مصروف محفل میںجو کچھ ہم نے سنا اور اس نئے انداز میں وہ میرے لئے یقینا نا صرف حیرت کا باعث ہے بلکہ خوشی کا بھی سبب ہے میں اکثر محفل میں میلاد النبی کی محفل میںیہ عرض کرتا ہوں کہ ہمارے یہاں نعت یا اشعاربہت شوق سے پڑی جا تی ہیں ،کبھی پڑھنے والے بہت اچھا پڑھتے ہیں کبھی کوئی مقدس اور محترم کبھی اس کے اندر گانے کا تاثر آ جا تا ہے ،نعتیں پڑی جا تی ہیں قصیدے سنا ئے جا تے ہیں ،رسول ا للہﷺ کی بارے گائے عقیدت سے عقیدت پیش کئے جا تے ہیں ،سلام درود ہو تا ہے محفلیں خاص ہو جا تی ہیں ،یہ بلا شبہ بہت سعید اور مبارک بات ہے رسول اللہﷺ کا ذکر جس طرح بھی کیا جا ئے یہ اس لئے مقدس ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ پسند کر تے ہیں ،اور جہاںرسول اللہﷺ کا ذکر خیر ہوتا ہے وہاں فرشتے کی ٹولیاں کی ٹولیاں آسمان سے اتر تی ہیں ، اور آدمی میں اس طرح گھل مل کر بیٹھ جا تی ہیںجیسے ہم آپ کے دوسر ے میں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ہمیں یہ علم نہیں ہو تا کہ ہمارے ساتھ کتنے فرشتے اللہ کے بیٹھے ہو ئے ہیںاس لئے اللہ کے محبوب ﷺ کا ذکر خیر ہورہا ہے یہ میری خواہش تھی کہ کو ئی ایسا طریقہ کا ر ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا بھر پور تاثر قائم ہو ،جس میں سیدنا حضور علیہم

الصلوٰ ة والسلام کے بچپن سے جوانی تک اور جوانی سے بحث نبوت تک اور بحث
نبوت سے حجت الوداع کے خطبے تک رسول کی سیرت کا احاطہ ہو جا ئے ۔تو
میرے مر شد حضور قلندر بابااولیائ نے ایک دفعہ مجھ سے فرما یا کہ ساری
کائنات یقین کے اوپر قائم ہے ۔انسان جب کسی بات کا یقین کر لیتا ہے اور اس
یقین کو بار بار دوہراتا ہے ۔تو اللہ تعالیٰ کے بنا ئے ہو ئے قانون کے مطا بق اس
یقین کا مظاہرہ لازماً ہو تا ہے ۔ ہماری یہ جو زندگی ہے اس زندگی کو اگر آپ
سمجھنا چا ہیں ۔لوح محفوظ کے قانو ن کے مطا بق ہم زندہ اس لئے ہیں کہ
زندہ رہنے کا ہمارا یقین ہے ۔اور اس زندہ رہنے کے یقین کو ہم مسلسل متواتر
شب و روز دوہرا رہے ہیں ۔جس روز یہ یقین متواتر ہو گا یا ہو جا تا ہے اور
جس روز زندگی کی خواہش بدل کر فنا میں منتقل ہو جا تی ہے اسی روز آدمی
مر جا تا ہے ۔آپ نے دیکھا ہوگا جب آدمی بو ڑھا ہو جا تا ہے تو مرنے کے دوران
جب آخر وقت ہے دعا کروکہ اللہ وہاں بھی اچھی کر ے ۔بھئی سب کچھ دیکھ لیا
اللہ نے سب کچھ دیکھا دیا اب کیا ہے ؟اب تو سفر شروع ہو گیاہ تو بات یہ ہے
زندہ رہنے کا جو یقین ہے اس میں اب سوراخ آگیا ہے یہ بہ یقین شروع ہو گیا
ہے ۔تو قانون یہ ہے اگر آپ کسی بات کے اوپر جم جا ئیں اور اس بات کو اتنا
دوہرائیں، اتنا دوہرائیں،اتنا دوہرائیں کہ آپ کے شعورسے وہ بات نکل کر لا
شعور میں داخل ہو جا ئے تو لازم اس کا مظاہرہ ہو گا اور یہی اولیاء اللہ کے
تصّوف کا طریقہ ہے ۔ان کے اندر اللہ تعالیٰ ایسا یقین پیدا کر دیتا ہے کہ جب وہ
کسی بات کے لئے کچھ کہتے ہیں یا سوچتے ہیں تو لوح محفوظ کے قانون کے
مطابق اس کامظاہرہ ہو جا تا ہے کیوں کہ اس ادراس سے میرے ذہن میں یہ
بات بار بار آتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی محفل میں ایک محدود تو نہیں کہہ
سکتے لیکن ایک متعین طریقہ یہ بن گیا ہے کہ لوگ آئیں اور وہ جب اشعار پڑھیں
قصیدے پڑھیں تو ان کا گلے پھول جا ئیں، اتنی موٹی موٹی رگیں ہو جا ئیں ،منہ
لال ہو جا ئے ،سر گھومنے لگے اور اس کے بعد جب ختم ہو تو کچھ بھی نہیں ہے۔
پتا چلا متاثر ہی قائم نہیں ہے تو میرا یقین کہتا تھا کہ اس محفل میلاد میں کو
ئی ایسی دیقت پیدا ہو کو ئی ایسا طریقہ کا ر سامنے آئے کہ جب آدمی محفل
سے اٹھے تو رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے اعمال اور اخلاق حسنہ کا تاثر لیکر
اٹھے ۔ الحمد اللہ آج یہ میری خواہش اللہ نے پوری کی میں بہت خوش ہو نکہ
ایک ایسا طریقہ ہمارے سامنے آیا کہ حضور پاک ﷺ کی پیدا ئش سے لیکر اور
وصال تک پور ی

histry

ہماری سامنے آتی ہے یعنی ہم نے رسول اللہﷺ کی ٦٣ سال کی زندگی کا مطالعہ
کر لیا ٦٣ سال کی زندگی کا

presentation

ہمارے سامنے اس طرح آگیا جیسے ہم کو ئی فلم دیکھ رہے ہوں یہ بات بڑی
خوش حال بات ہے اور اس سے ایک بات میرے ذہن میں یہ آتی ہے انشا اللہ اب
اس میں نئے نئے اور راستت کھولیں گے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ
بندے جب میرے لئے جدوجہد کر تے ہیں میرے مشن کے لئے دماغ استعمال کر تے
ہیں ہر پل یاد رکھتے ہیں الذین جهدو فینا...پھر میں اپنے اوپر لازم کر لیتا ہوں کہ
اس بندے کے اوپر ہدایت کے راستے ہوایک راستے نہیں سو راستے ہوں ۔اس بندے
کے اوپر بے شمار ہدایت کے راستے کھول جا تے ہیں ۔الحمد اللہ آج آپ نے محفل
میلاد میں ایک نئے ارادے سے ایک نئے انداز سے ایک نئے طریقے سے رسول اللہﷺ کی
سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا ۔بچیوںۓ بر وقت نعتیں پڑھی سلام پیش کیا ا بہت
اچھے سے اشعار پڑھے وہ کا ر کونان تھے انہوں نے بہت اچھے لہجے میں بہت ہی
موثر طریقے پر تحریر کی مجھے تو ایسا لگ رہا تھا کہ کتا ب محمد رسول اللہﷺ
کا پر

presentation

ہو رہا ہے ۔اس سلسلے میں جتنے بھی کارکونان ہیں جنہوں نے یہ کو شش کی
وہ قابل مبارک باد ہے۔ خصوصاً وقار یوسف صاحب نے شب روز محنت کر کے
ایک اچھا نیا

Getup

پسند کیا جو ایک طریقے پیش کیا یعنی اللہ تعالیٰ انہیں مزید جنت اور توفیق دے
کہ اس قسم کے اور بہت سارے پروگرام ہمارے سامنے آئیں یہ پروگرام میںنے سنا
پھر اپنی جو اس سلسلے میں رائے ہے وہ یہ ہے کہ اس قسم کے پروگرام انسان
کے شعور میں ہل چل پیدا کر دیتا ہے ۔غار حرا کا تذکرہ آیا غار حراکا تصور بن
گیا ۔کعبہ شریف میں اوجڑی کا تذکرہ آیا تو جسم کے رونگتے کھڑے ہوگئے ،رسول
اللہﷺ کا طائف کا تذکرہ آیا ایک تصویر سامنے آگئی کہ اللہ کا رادوف جو عہدات
غرض نہیں رکھتا اس کو دولت کا لالچ نہیں ہے صرف اللہ کے لئے اور لوگونکو
دوزخ سے بچانے کے لئے کسی کسی تکالیفیں اور مقام برداش کر تا ہے اور پھر
اللہ تعالیٰ نے اس کا نتیجہ بھی سامنے ہے کہ آج الحمداللہ امت مسلمہ جیسی
بھی ہے ایک ارب کے قریب مسلمان ہے۔یہ میں آپ سے عرض کر رہا تھایہ جو
پروگرام ہے ۔اس سلسلے میں جتنے بھی بچوں نے محنت کی ہے میری دعا ہے کہ
اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرمائے اور رسول اللہﷺ کے دربار اقدس میں
محفل میلاد کا یہ طریقہ اللہ کرے حضور پاکﷺ اس کو قبول فرمائے اور اس میں
بر کت ہو ۔

بسم اللہ ...عزیزان گرامی قدر آپ نے رسول اللہﷺ کی سیرت طیبہ کے تقریباً
تمام شعبوں کو احاطہ کر نے والا پروگرام دیکھا بہت کچھ آپ کے سامنے آگیا
حضور کا بچپن بھی سامنے آگیا ،جوانی بھی سامنے آگئی ،حضور پاک ﷺ کی حیات

زندگی بھی سامنے آئی ،حضور پاکﷺ بحیثیت وارث کے آپ کے سامنے آگئے رسول
اللہ ﷺ نے نوع انسانی کو جو قانون دیا وہ بھی آپ کے سامنے آگیا جو انقلاب بر تر
فر ما دیا اس سے بھی ہم واقف ہو ئے اب کہنے کو تو کوئی بات ایسی ہے نہیںکہ
جو آپ کو بتائی جا ئے لیکن اللہ کے رسول کا ایسا تذکرہ ہے کہ اس کو جتنا بھی
اس کا ذکر کریں ۔سمندر ہیں کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے ۔رسول اللہﷺ کی
زندگی کی زندگی کا جو سب سے زیادہ درخشاں کام قائم ہوئے وہ یہ ہے کہ
رسول اللہﷺ کی وحدنیت کا پر چار کیا اور اللہ کی وحدنیت کا پر چار کر نے کے
لئے ہر قسم کی تکلیف بر داش کی ہے ۔اور ہر قسم کی دلی آسائش لالچ کو
نظر انداز کیا ہے ۔جب سے یہ دنیا بنی ہے اس وقت سے اب تک شعور اور
لاشعورکے دائرے میں پوری نوع انسان سفر کر رہی ہیں ۔آدم سے لیکر اب تک
اگر مختصر تعریف کا تذکرہ کیا جا ئے تو وہ یہ ہے کہ آدم سے لیکر کر اب تک یا
جب تک یہ دنیا رہے گی کائنات کامطلب یہ ہے کہ وہ ارتقاء پذیر ہے ارتقاء پذیر
کا مطلب یہ ہے کہ کائنات مسلسل حرکت میں ہے ۔پھیل رہی ہے ایک نقطہ ہے
جو پھیل رہاہے اور اتنا پھیل رہا ہے کہ اس کی منصب کاکوئی بھی کسی بھی
طرح اندازہ نہیں لگا سکتا یعنی کا ئنات کا مقصد ہی پھیلنا ہے ۔کائنات کا مقصد
ہی حرکت کر نا ہے تو یا ملا ہمیں یہ ہدایت ملتی ہے جب انسان کے اندر پھیلائو
گم جا تا ہے تو انسان مر جا تا ہے ۔جب کسی قوم کے اندر جمود طاری ہوجا تا
ہے وہ قوم بجائے چلتی پھرتی نظر آتی ہے لیکن وہ قوم مر جاتی ہے ۔مردہ ہو
جا تی ہے اور اس کی حیثیت جانوروں سے بھی بدتر ہوجا تی ہے ۔اسلام کابنیادی
فلسفہ یہ ہے کہ کائنات مسلسل حرکت پر ہے ۔اور کائنات کو حرکت میںرکھنے
کے لئے اللہ تعالیٰ نے جونظام قائم کیا ہے ۔یہ نظام یہ ہے کائنات کو قائم رکھنے
کے لئے، کائنات کو متحرک کر نے کے لئے ،کائنات میں اللہ تعالیٰ کا ایڈیشن چلانے
کے لئے ،اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کا انتخاب کیا ہے تو وہ انسان کا انتخاب کیا ہے ۔
زمین پہلے تھی آدم سے پہلے جو زمین تھی اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فر ماتے ہیں
کہ میں زمین میں اپنا نائب اپنا خلیفہ بنا نے والا ہوں ۔زمین میں اپنا خلیفہ بنا نے
والاہوں اس سے ظاہر ہے زمین پہلے سے موجود تھی ۔فرشتوںنے کہا یہ خون
خرابہ اور فساد کر ے گا ۔آدم تو اس کامطلب یہ ہوا کہ آدم سے پہلے فرشتے
موجود تھے ۔آدم کو سجدہ کر نے میں ابلیس نے بغاوت کی اس کا مطلب یہ ہے
کہ آدم سے پہلے جنات بھی موجود تھے ۔آدم سے پہلے علوم بھی موجود تھے
فرشتوں نے یہ کس بنیاد پر کہا کہ آدم خون خرابہ اور فساد کر ے گا ۔ انہیں یہ
علم تھا کہ آد م کو جن عناصر سے تخلیق کیا گیا ہے اس میں فساد ہے جب
ابلیس نے کہا خلق النار ...تو میری تخلیق تو آپ سے نہیں ہو ئی تو اس کا مطلب
یہ ہوا کہ جنات بھی اس بات کاعلم رکھتے ہیں کہ تخلیق کس طرح ہو تی ہے ۔
وہ اس تخلیق اور اس راز سے تخلیقی مشن سے واقف تھے بات یہ بنی کہ آدم
علیہ السلام کووجود میں آنے سے پہلے زمین بھی موجود تھی ،سموات بھی
موجود تھے ،فرشتے بھی موجود تھے ،جنات بھی موجود تھے اور علوم بھی موجود

تھے فرشتوں کااطراز دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آدم سے کہاکہ ہم نے تجھے
علم سیکھا دئیے ہیں وہ فرشتوں کے سامنے بیان کریں...ثم عرضہیم علیٰ
الملائکتہ ...فرشتون کے سامنے بیان کر آدم علیہ السلا م نے جب وہ علوم
فرشتوں کے سامنے جو بیان کئے تو فرشتو ں نے اس بات کا اطراف کیا قالو لاعلم
لنا الا ما علمتنا ...انک انت العلیم الحکیم ...للہ تعالیٰ ہمیں تو اتنا ہی علم آتا ہے
جو آپ نے ہمیسیکھا دیا ہے آدمکو تو ہم سے زیادہ علم ہے اور نتیجہ میں آدم
کی حاکمیت کو قبول کر کے آدم کے سامنے فرشتے جھک گئے ۔آدم علیہ السلام
سے یہ علم انقلاب سے منتقل ہوا اور وہ انہیجو آدم کوان کی اولاد سے منتقل
ہو رہا تھا لاکھوں کروڑوں سال میں ارتقاء پذیر ہو تا ہوا آج سائنسی نام سے آپ
کے سامنے ہے یہ سائنس ایسے نہیں بنتی کہ علم آگیا آدم علیہ السلام سے
شعوری استعات شروع ہو ئی شعور بڑھتا چلا گیا، بڑھتا چلا گیا ،بڑھتا چلا
گیااسپیس آگیا، اس کے بعدغار کا زمانہ آگیاغاروں کے زمانے سے نکلا آدم درختوں
میں بسیرا کیا، کھا نے پینے میں کو ئی تمیز نہیں تھی نہ ادراک کا پتا تھا نہ آگ کا
استعمال ہوا کھا نا پکنا شروع ہوگیا اس کے بعد بجلی ایجاد ہوئی تو یہ جو بجلی
آپ کے سامنے ایجاد ہے بتایا جا تا ہے کہ یہ دو سو دو سو سال پہلے کی ایجاد
نہیں ہے ڈیرھ دو سو وسال پہلے کی ایجاد نہیں ہے یہ آدم کے زمانے سے سلسلہ
چل رہا ہے ارتقاء کا اور لاکھوں سال میں جا کر یہ سائنسی علوم ہمارے سامنے
آئے ہیلیکن سوال یہ ہے کہ یہ سائنسی علوم ہو ،دنیا وی علوم ہو ،روحانی
علوم ہو ،الہیٰ علوم ہو ،ان علوم کا نفاذ مادی جسم پر اس وقت ہو تا ہے کہ
جب آدمی کے اندر روح موجود ہو مثلاًبڑے سے بڑا سائنسٹس ابھی مر جا ئے اس
کی ساری جائیدار ختم ہو گئی دنیا اور تاریخ میں سائنسدان کہتے ہیں تین ارب
سال کوئی کہتا ہے کروڑوں سال کی عمر ہے کروڑوں سال کی اس دنیا میایک
مثال ایسی نہیں ہے کہ کبھی کسی مردہ آدمی نے ارتقاء کیا ہو ، کبھی کسی
مردہ آدمی نے کوئی علم یاد کیا ہو ، کوئی مردہ جسم فلسفہ ہوا ہو متقی ہو ا
ہو، جو بھی اس دنیا میں آیا وہ اسی وقت آیا جب جسم کے اندر روح موجود ہو
ئی جتنے انبیاء اکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام تشریف لا ئے ہر پیغمبر نے اس بات کا
احاطہ کیاکہ اللہ تعالیٰ نے اس جسم کے اندر، اس خول کے اندر ،اس مٹکے کے
اندر، اس ڈبے کے اندر ، اس لفافے کے اندر اپنی روح ڈال دی ہےاور جب اس خول
کے اندر خلا کے اندر اللہ نے روح ڈال دی تو یہ خلا بولنے بھی لگا یہ خلا سننے بھی
لگا ، یہ خلا اترنے بھی لگا ،کھود نے بھی لگا ،کھا نے بھی لگا ،پینے بھی لگا ،اس کے
بچے بھی ہو نے لگے ،تاریخ انسانی میں ایک مثال ایسی نہیں ملتی کہ کسی مردہ
ماں نے بچے کو جنم دیا ہو، تاریخ انسانی میں ایک مثال ایسی نہیں ملتی کہ کسی
مردہ ماں نے اپنے بچے کو دودھ پلا یا ہو ،تاریخ انسانی میں ایک مثال ایسی نہیں
ملتی کہ کسی مردہ شوہر نے شادی کی ہو ،تاریخ انسانی میں ایک مثال ایسی
نہیں ملتی کہ کسی

dead body

نے کھانا کھا یا ہو ،حرکت کی ہواللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے انسان کو سڑے ہو
ئے گاڑے سے بنایا پھٹکی سے بنایا خلاسے بنایا اور اس خلا میں اپنی روح ڈال دی
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے قلومن امر ر بھم ...وہ لوگ آپ سے روح
کے بارے میں سوال کر تے ہیںاے پیغمبر ﷺ آپ فرما دیجئے روح میرے رب کے عمل
سے ہے ۔اللہ نے انسان کو علم تو دیا ہے مگر تھوڑا دیا ہے۔قرآن پاک کی اس
آیت کے سیاح و اسباق کو دیکھتے ہو ئے اس بات کا یقینی درجے حاصل ہو جا تا
ہے لیکن انسان علم میںاللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میں نے روح کا علم دیا ہے لیکن
تھوڑا دیا ہے ۔سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام کی پوری زندگی کا اگر
مطالعہ کریں گے تو رسول اللہﷺ کی زندگی روحانی زیادہ ہے جسمانی کم ہے
یعنی رسول اللہ ﷺ نے جو زندگی گزاری اس زندگی میں نور کے تقاضے شامل ہیں
۔روح کا تقاضہ کیا ہے روح اس بات کو جانتی ہے کہ اللہ واحد ہے لاشریک ہے
اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں روح کیوں جا نتی ہے کس لئے جا نتی ہے ہمیں
رسول اللہﷺ نے خود بتایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے کن کہا تو ساری کائنات تخلیق
ہو گئی لیکن ابھی تخلیق کے مراحل شروع نہیں ہو ئے ۔کائنات کو کچھ پتا نہیں
تھا یہ کون ہے کیا ہے اللہ تعالیٰ نے کائنات کے جمود کو توڑنے کے لئے انسان کو
مسلسل حرکت سے آشنا کرنے کے لئے انسان کو انسان کی روحو ں کو اپنی طرف
متوجہ فرمایا اور فرمایا الست بربکم ...مخاطب کر کے فرمایا الست بربکم ...کیا
میں تمہارا رب نہیں ہوں ؟جب اللہ کی آواز روحوں کے کانوں سے ٹکرائی جیسے
ہی آواز کا ورئبریشن کانوں کے پردوں سے ٹکرا یا اس میں ایک سلسلہ شروع
ہوا وہ یہ ہے کہ اللہ کی آواز کو الست بربکم ...آواز کی گونج کو اس کی
وئبریشن کو اس کی حرکت کو جب روح نے محسوس کیا تو اپنے کانوں کے اندر
انہوںنے سنا شروع کر دیا ۔اسی بات کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری سمات
سے سنتے ہو اگر اللہ تعالیٰ الست بربکم نہ فرماتے تو کان آواز سے آشنا نہ ہو تے
ساری کائنات کی ہر مخلوق بہری ہو تی ،کائنا ت کے کانوں میں انسان کے کانوں
میں جب سرسراہٹ ہو ئی تو کائنات اورکان اس آواز کی طرف متوجہ ہوئے کہ
آواز کس نے دی جب اس کی طرف متوجہ ہوا انسان یا انسان کی روح تو ایک
تجسس اس کے اندر پیدا ہوا احساس پیدا ہوا کسی چیز کو سمجھنے کا ،پکڑنے
کا ،دیکھنے کا ،محسوس کر نے کا ،قبول کر نے کایا رد کر نے کا ادراک پیدا ہو ا۔
اس ادراک میں جب آواز بولنے والی کی طرف توجہ کی تو وہاں اللہ تعالیٰ کو
دیکھا جیسے ہی اللہ تعالیٰ کو دیکھا نظر کھل گئی ۔نظر نے کام کر نا شروع کر
دیا جب نظر نے اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیا تو یہ بھی بات ہے یا اللہ تعالیٰ کا انکار
کریں یا اقرار کریں تو روحوں نے اللہ کو دیکھ کر ربوبیت کا اقرار کیا ...اور کچھ
روحوں نے شک شوبہ میں اقرار نہیں کیا خاموش رہی وہ سب شکی ہو گئیں ۔
تو جتنے لوگ رسول اللہﷺ پر ایمان رکھتے ہیںجتنے لوگ رسول اللہﷺ کو اللہ کا
محبوب مانتے ہیں وہ سب سعید روحیں ہیں ۔کیوں کہ ہم اللہ کے محبوب
محمد رسول اللہﷺ پر ایمان رکھتے ہیں یقین رکھتے ہیں تو ہم سعید روحیں

ہیں ۔سعید روحوں سے مراد یہ ہے پھر رسول اللہﷺ کو ماننے والے جاننے والے
عشق کر نے والے جتنے بھی بندے ہیں وہ خواتین ہوں یا حضرات ہوں ان کی
روحیں سعید ہیں ۔اور سعید روحیں کی علامت کی پہچان یہ ہے کہ سعید روح
اللہ کی آواز سن چکی ہے ۔روح کی آنکھوں سے اللہ کو دیکھ چکی ہے ۔اور زبان
سے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کر چکی ہے رسول اللہﷺ کے جو علوم ان کی امت
کو منتقل ہو ئے ہیں جو پوری نوع انسانی کو منتقل ہو ئے ہیں اس پر اگر
غوروفکر اور تفکرکیا جا ئے وہ یہ ہے کہ ایک علم مادیت سے متعلق ہے ۔لیکن
دوسرا علم مادیت کو برقرار رکھنے سے متعلق اگر روح آدمی کے اندر نہ ہو تو
مادیت ختم ہو جا ئے گی رسول اللہ ﷺ کے امتی پر یہ فرض لاحق ہو تا ہے کہ وہ
مادی علوم سیکھنے کے ساتھ ساتھ اس روح کا علم بھی حاصل کر یں جس روح
نے ازل میں اللہ کی آواز سنی ہے ،جس روح نے ازل میں اللہ کو دیکھا ہے
اورجس روح نے ازل میں اللہ کو دیکھ کر اللہ کی ربوبیت کا اقرار کیا ہے ،صحابہ
اکرام کی مثالیں آپ کے سامنے ہے حضرت بلال حبشی کی کیسی کیسی ازیتیں
اور تکالیف ان کو دی گئی لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہو ئے کیوں اس لئے کہ
بلال حبشی اپنے جسم کے ساتھ ساتھ اپنی روح سے بھی واقف ہو گئے رسول
اللہﷺ کی قربت میں رہنے والے صحابہ اکرام اور صحابیات کیوں کہ نور نبوت سے
ہمہ وقت مستفیل ہو تے رہتے ہیں ۔اپنی روح سے بھی واقف تھے جیسے جیسے
یہ دور گزرتا چلا گیا بادشات آتی رہی لو گوں کے اندر دنیا طلبی زیادہ ہو گئی
اسی مناسبت سے آدمی سے مادی جسم میں زیادہ پیوستہ ہو گیا اور جتنااسی
مناسبت سے روح کا تعلق ہے کہ روح نے اللہ کو دیکھ لیا ہے وہ مختلف زون سے
گزر کر اس دنیا میں آئی اس نے اپنا ایک یہ لباس بنایا لیکن اللہ تعالیٰ کے ارشاد
کے مطابق رسول اللہﷺ کے فرمان کے مطابق کل نفس ذائقہ الموت ...کہ جو
بندہ یہاں پیدا ہو گیا بر حال اسے یہ جسم چھوڑنا ہے ۔ہر حال اس جسم کو ایک
دو گز کے گڈے میں دفن ہونا ہے ۔تو جب اس دو گز کے جسم کو گڈے میں دفن
ہو نا ہے اس سے کسی قسم کی رشتے داری ہی نہیں ہے حضور قلندر بابااولیاء
فرما یا کر تے تھے کہ انسان سب سے زیادہ ہے مو ت سے ڈرتا ہے بھئی جو چیز
یقینی ہے اس سے ڈرنا کیا ؟یہ تو ہو سکتا ہے آپ دس سال بعد مرے میں دس
سال پہلے مر جا ئوں ۔لیکن مرنے سے کسی کو مفادت نہیں ہے وہ فرمایا کر تے
تھے سب سے بڑا محافظ انسان کاملائکہ المو ت ہے اسلئے کہ ملائکہ الموت کے
پاس جو دیپاٹمینٹ جو ہے وہ علم گریجویشن کا ہے جب تک پاس پوت پر ویزہ
نہیں لگے گا بندہ اس دنیاسے اس دنیا میں نہیں جا سکتا اب اللہ تعالیٰ نے فرمادیا
ومستقرومتاعون الیٰ حین ...ایک مقررہ وقت کے لئے آپ کو یہاں بھیجا گیا ہے آپ
کا ویزہ لگا ہے، کسی کاساٹھ سال کا ویزہ لگ گیا کسی کا اسّی سال کا ویزہ لگ
گیا،کسی کا پچاس سال کا ویزہ لگ گیا ،کسی کا چھ مہینے کا ویزہ لگا اب دیکھئے
نہ چھ مہینے کے بچے بھی چلے جا تے ہیں جوانی میں آدمی مر جا تا ہے جتنا ویزہ
لگ گیا اللہ کی طرف سے اب کسی فرشتے کی کسی طاقت کی کسی قانون کی

یہ ہمت نہیں ہے کہ اس ویزہ میں تبدیلی پیدا کی جا ئے تو لہذا فرشتو ں کی یہ ڈیوٹی ہے کہ جب تک ویزہ ختم نہ ہواس وقت تک یہ بندہ اس دنیاسے اس دنیا میں نہیں جا سکتا ہم خاماخیاں ڈر رہے ہیں خوف ذدا ہو رہے ہیں اگر ہم ایک دن بھی پہلے چلے گئے تو وہاں تو ملا ئکہ الموت سے جواب طلبی ہو جا ئے گی ۔ ایک جیلر ہے کسی آدمی کو جیل ہو گئی دو مہینے دس دن کی وہ جیلر جو ہے وہ دو مہینے آٹھ دن میں اس کو چھوڑ دیتا ہے تو کیا ہو گا بھئی ...؟کیا ہو گا اس کی نوکری چلی جا ئے گی ہوے یہ نہیں پو چھے گا وہ تو کہے گا میں نے رحم کیا تھا دو دن کا انہوںنے کہا نہیں قانون کے خلاف ورذی ہو گئی تو حضور پاک ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ مومن کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنی موت کو یاد کر تا ہے ۔مومن کی علامت ہی یہ ہے کہ وہ اس دنیا کے بعد دوسری دنیا کے حساب کتاب کو ذہن میں رکھتا ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرایرا...ومن یعمل مثقال ذرۃ شریراًاگر آپ نے ایک ذرے کے برابر نیک کام کیا ہے توآپ کو اس کااجر ملے گا اور اگر آپ نے ایک ذرے کے برابر شر کیا ہے فساد کیا ہے تو ا س کی سزا ملے گی بس اوپر والا معاف کر دے یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے ۔ رسول اللہ ﷺ کی جتنی بھی تعلیمات ہیں رسول اللہ ﷺ کی اپنی جو ذاتی زندگی ہے ٦٣ سال کی جب ہم اس پر غور کرتے ہیں اس کو پڑھتے ہیں اس پر مطالعہ کر تے ہیں سیرت طیبہ کا تو ہمارے سامنے ایک ہی بات آتی ہے ۔کہ رسول اللہﷺ کی جب ہم اس پر غور کرتے ہیں جب پڑھتے ہیں مطالعہ کر تے ہیں سیرت طیبہ کا تو ہمارے سامنے ایک ہی بات آتی ہے کہ رسول اللہﷺ کی ٦٣ سال کی زندگی میں ایک منٹ کا ایک منٹ کا جمود نہیں ہے آج کا مسلمان ذلیل اور خوار ہے اس کی بنیادی وجہ ہی یہ ہے کہ مسلمان کے ا ندر جمود پیدا ہو گیا ہے ۔دوسری قومیں کے عروج کا راز یہ ہے کہ ان قوموںمیں جمود کے بجائے مسلسل حرکت موجود ہے ۔آپ دیکھتے نہیں ہیں ہر دوسرے تیسرے مہینے کوئی نئی چیز ایجاد ہو جا تی ہے ۔کبھی ٹیلیفون ایجاد ہو گیا کبھی ریڈیو ایجاد ہو گیا کبھی ٹیلی وی ایجاد ہو گیا ،کبھی کمپوٹر ایجاد ہو گیا ،کبھی موبائل ایجاد ہو گیا ،کبھی کچھ ایجاد ہو گیا ،کبھی کچھ ایجاد ہو گیا ،کبھی کچھ ایجاد ہو گیا ،کبھی کچھ ایجاد ہو گیا ،تو یہ ایجاد ہو نا یہ جمود ہے یا حرکت ہے اور مسلمان لوگ ہیں یہاں اگر کوئی عمل ہے وہ اس لئے کہ کوئی چیز ایجاد ہی نہیں ہو تی کیوں ایجاد نہیں ہو تی کہ مسلمانوں کے اندر جمود پیدا ہو گیا ہے ۔مسلمانوں نے اپنے اسلاف کا جو طریقہ کا ر ہے اس کو چھوڑ دیا ہے رسول اللہ ﷺ کی محفل منقیدکر نے کا یہی فائدہ ہے کہ لوگ جمع ہوں رسول اللہﷺ کی سیرت طیبہ کا بار بار تذکرہ ہو لوگ آئیں مقالہ پڑھیں نعتیں پڑھیں رسول اللہ ﷺ کی زندگی کی جو اہم باتیں ہیں وہ بار بار ہم سنیں سنائیں اس کا فائدہ یہ ہو گا ہمارے اندر سے جمود نکل جا ئے گا ،جب ہم قرآم پڑھیں گے تو ہمارے اندر تفکر پیدا ہو گااللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں جو لوگ تفکر نہیں کر تے وہ بر باد ہو جا تے ہیں ہلاک کر دئے جا تے ہیں ۔قومیں کے عروج اوار زوال کی دستان کے پیچھے یہی ایک نقطہ ہے کہ جو قوم جمود کی

طرف جا تی ہے وہ تباہ بر باد ہو جاتی ہے۔انا اللہ یغد رو ...اور جو قومیں جمود
اختیار نہیں کر تی مسلسل تفکر کرتی ہے مسلسل ریسرج کر تی ہیں محنت کر
تی ہیں ان قوموں کو اللہ تعالیٰ عروج عطا فرماتا ہے ۔اپنے اسلاف کی تاریخ آپ
دیکھیں ہمارے اسلاف میں کہیں جمود نہیں ہے خذوات دیکھ لیجئے رسول اللہﷺ
کے زمانے میں ہو ئے حضرت عمر کے زمانے میں دیکھ لیجئے لاکھو ں لاکھوں میل
پر اسلامی حکومت قائم ہو گئی ۔اور جب سے مسلمانوں کے اندر جمود پیدا
ہوا ۔جمود کا مطلب یہ ہے کہ آدمی نے اپنے آپ کو سمیٹ لیا ،سوکیڑ لیا،محدود
کر لیا، جہاں جمود ہو گا وہاں تفرکہ ہو گا اور جہاں جمود نہیں ہو گا وہاں
تفرکہ نہیں ہو گا۔جب انسان اپنی ذات کے اند ر محدود ہو جا تا ہے تو ا س کو
جمود کہتے ہیں اور جب انسان اپنی ذات کے اندر اپنی قوم کے بارے میں ،اپنے ملک
کے بارے میں اپنے رسول اللہﷺ کے بارے میں، اپنے اللہ کے بارے میں سوچتا ہے تو
اس کو تفکر کہتے ہیں اس کو ریسرج کہتے ہیں ۔یہ پیغام تمام اولیا ء اللہ کا
بھی ہے ۔بڑے بڑے اولیاء اللہ آپ کے سامنے گزرے انہوں نے اللہ کے اور اللہ کے
رسول کے اس علم کو جس علم کو جس علم کو روحانی علوم کہا جا تا ہے اس
کو سیکھنے کے لئے اپنی زندگی کئیر آف کر دی ہے ۔اب دیکھیں حضرت پیران پیر
دستگیربڑۓ پیر صاحب ۱۱ بجے نکلے گھر سے علم سیکھنے کے لئے واپس گھر گئے
ہی نہیں علم ہی سیکھتے رہے ۔غزالی جب علم سیکھنے کے لئے نکلے تو انتہائی
ذلت کام بھی انہوںنے انجام دیا لیکن روحانی علم سیکھ کر پلٹے ۔خواجہ غریب نوا
ز کے بارے میں سب جا نتے ہیں کہ بائیس سال شب روز اپنے پیرومرشد کی
خدمت میں حاضر رہے ۔خانکہ کا پانی بھرتے رہے ۔ اپنے بچوںکو سمجھا نے کے لئے
حساب کتاب ہم کر رہے تھے کہ بھئی بائیس سال چوبیس گھنٹے رہے تو اس کا
مطلب تب یہ ہوا کہ خواجہ غریب نواز نے تین شفٹیں روز کام کیا یعنی کہ وہ
باہر رہتے اٹھتے بیٹھتے روز لگا تے تو وہ کتنے پیسے کماتے تو جب ہم نے حساب
پھیلا یا تو ہمیں حساب میں یہ پتا چلا کہ خواجہ غریب نوازبائیس سال تک دنیا
میں تین شفٹوں میں کام کر تے رہتے تو اس کی مزدوری بیالیس لا کھ روپیہ بنتا
ہے ۔اس کا مطلب یہ ہوا خواجہ غریب نوازنے محنت مزدوری سے جو بیا لیس
لاکھ روپیہ کما سکتے تھے وہ اللہ کا اور اللہ کے رسول کا علم سیکھنے کے لئے
وقف کر دی ۔ ہماری صورت یہ ہے کہ دنیا کے ہر کام میں ہمارا دل لگتا ہے ،
دنیا کے ہر کام ہم اس طرح جھک جا تے ہیں جس طرح کولو کا بیل ہو تا ہے ۔
لیکن جب نماز پڑھنے کا وقت آتا ہے ایک تو نماز پڑھنے کو دل ہی نہیں چا ہتا اور
اگر اللہ نے کسی جو توفیق بھی دی وہ نماز کی نیت باندھ لیتا ہے تو سوائے
وسوسوں کے اورخیالات کے اللہ کی طرف کبھی اس کا ذہن نہیں ڈھونڈرہی نے
کیوں اس لئے کہ اللہ کے اللہ کے رسول کا جو علم ہے ہم نے اس کی وہ قیمت
نہیں لگا ئی ۔محفل کا یہی پتا ہے کہ رسول اللہﷺ کی تعریف میں اشعار پڑھیجا
ئیں سنے جا ئیں برکت حاصل کر لی جائے گھر جا کر کچھ بھی نہ کروتو یہ جمود
ہے ۔لیکن رسول اللہﷺ کی سیرت طیبہ کا تذکرہ ہو اور آدمی کے اوپر اثر نہ

ہو اور جمود نہ ٹوٹے میرے حساب سے یہ ہم اپنے ساتھ بددیانتی کر رہے ہیں اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں ۔رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کے مطالعے کے بعد ہمیں جو راستہ ملتا ہے وہ یہی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ انسان کو ازل کا دن یاد رکھنا چاہئے...کیوں نہیں کر تے؟کیوں نہیں کر تے آپ بتا ئیں سوچیں اس لئے ہم اللہ کو نہیں دیکھ پاتے کہ ہماری جو اصل روح ہے ہم اس سے ڈرنے لگے ہیں ۔روح کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہماری روح نکل گئی تو ہم مر جا ئیں گے ۔روح نکلنے سے کو ئی نہیں مرتا وہ تو آپ کی روز نکلتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نیند کے بارے میں ہم تمہیں روز مار دیتے ہیں روز زندہ کر دیتے ہیں۔ جب ہم سو تے ہیں تو ہمارے جسم پر ایک موت کی کیفیت وارد ہو جا تی ہے صبح کو ہم پھر زندہ ہو جا تے ہیں تو اس کا یہی مطلب ہوا نہ کہ ہم چوبیس گھنٹے میں آٹھ گھنٹے یادس گھنٹے موت کے منہ میں چلے جا تے ہیں آٹھ دس گھنٹے کے بعد پھر باہر آجا تے ہیں تو بھا ئی یہ تو ہماری پریکٹس میںداخل ہو گیا مر حلہ تو اللہ کی ربوبیت کا جو ازل میںاقرار کیا ہے۔ اس کا ایک ہی طریقہ ہے اس روح کو ٹاٹولو، اس روح کوڈھونڈو ،اس روح کوتلاش کرو،جو آپ کے اندر موجود ہے جس روح کی وجہ سے آپ ز ند ہ ہیں جس روح کی وجہ سے آپ کھا نا کھا تے ہیں ،جس روح کی وجہ سے آپ سونے کے بعد بیدار ہو تے ہیں،جس روح کی وجہ سے آپ کاروبار کرتے ہیں۔آپ نے کسی نے مردہ جسم کوکاروبا کرتے دیکھا دوکان پر بیٹھے ہو ئے دیکھا۔ کتنی آسان بات ہے جب ہمارا یہ یقین کامل ہو گیا کہ ہم روح کے بغیر کو ئی حرکت نہیں کر سکتے تو بات کتنی سی رہی گئی بات اتنی سی رہی گئی کہ اس روح کو ہم ڈھونڈلیں ۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...من عرفہ نفسہ...جس نے اپنی روح کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا ہوا اس لئے روح تو پہلے ہی رب کو دیکھ چکی ہے رب کی آواز سن چکی ہے ۔اللہ تعالیٰ کہیں دور نہیں ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے اندر ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وفی انفسکم افلا تبصرون ... میں تمہارے اندر ہوں تم مجھے دیکھتے کیوں نہیں ہو اندر کیا ہے روح ہے ۔جس روز ہم اپنی روح کا ادراک کر لیں گے جس روز ہم اپنی روح کو دیکھ لیں گے اسی روز رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کا عکس بن جا ئیں گے ۔اسی روز ہم اللہ کے عارف بن جا ئیں گے ۔کام بہت لمبا بڑا نہیں ہے صرف کھوج لگا نا ہے اندر دیکھنا ہے ۔اور اس دیکھنے کے طریقے کو پیغمبروں نے یہ مراقبہ کے ذریعے شروات کی اس کی اور اولیاء اللہ نے بھی مراقبہ کے ذریعے اپنی روح کو تلاش کیا ہے۔ اور مراقبہ کی کامیابی کی نتیجے میں رسول اللہ ﷺ سے قربت حاصل کی ہے ان کی زیارت سے مشرف ہو ئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا عرفان بھی انہیں نصیب ہوا ہے ۔آپ سب حضرات دور دراز سے تشریف لائے اس محفل میں بہت اچھی اچھی باتین سنی گئیں ۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان سب باتوں پر عمل کر نے کی توفیق عطا فرما ئے ۔اور ہمیں رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کے مطابق زندگی گزرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔آمین یا رب العالمین ۔اختتام